نوحہ

کرتی ہے فغاں زہراؑ جائی شہؑ سر کو جھکائے بیٹھے ہیں
گھر آلِ نبیؐ کا لٹتا ہے کونین کے پیارے روتے ہیں

شہؑ کرب و بلا کے مقتل میں اِک یاس و الم کے عالم میں
معصوم پسر کی میت کو ہاتھوں پہ اٹھائے روتے ہیں

اِک آہ بھری اور کانپ اُٹھی یہ منظر دیکھ کے بنتِ علیؑ
بے شیر کی ننھی تربت پہ شبیرؑ اکیلے روتے ہیں

اِک حشر بپا ہے میداں میں ہاتھوں میں سوکھے کوزے لئے
غازیؑ کے علم سے لپٹے ہوئے کچھ پیاسے بچے روتے ہیں

معصوم سکینہؑ روتی ہوئی اس حال میں آئی مقتل میں
عباسؑ کا لاشہؑ کانپ اُٹھا دریا کے کنارے روتے ہیں

یہ کیسی تباہی آئی ہے، ہے کیسا قیامت کا منظر
جو دونوں جہاں کے مالک ہیں وہ خاک پہ بیٹھے روتے ہیں

وہ نور کا مرکز دنیا میں خاتونِ قیامت کا گھر ہے
جس گھر کے دیئے گل ہونے پر چھپ چھپ کے اندھیرے روتے ہیں

مقتل میں تڑپتے ہیں لاشے کہرام بپا ہے خیموں میں
شبیرؑ کے غم میں اہلِ حرم اس طرح تڑپ کر روتے ہیں

بس ان کی شفاعت کے ضامن زہراؑ و پیمبرؐ ہیں گوہرؔ 396
جو سبطِ نبی کے غم کو صدا سینے میں بسائے روتے ہیں